اس چھوٹی سی دھارا کے کنارے لگائے ہوئے درخت ایسے ہیں جن کے پتے مُرجھاتے نہیں، جو بارہ مہینوں میں بارہ قسم کا پھل دیتے ہیں۔ میری رائے ہے کہ غریب جماعت کو زندہ رکھنے کے لیے موجودہ طریقہ کار درست ہے، یہ میرا کوئی سیاسی بیان نہیں ہے بلکہ ایک کُھلی ہوئی حقیقت ہے۔ (پندرہ روزہ شاداب، لاہور۔ ۱۶ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۱ء، ص ۱۹)

مسیحی تشخص کا فروغ — تجاویز

[فادر جوزف ارشد کا مقالہ "پاکستان میں مسیحی تشخص کی جدوجہد" گذشتہ چند ماہ سے پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" (لاہور) میں شائع ہو رہا تھا۔ اس کی آخری قسط میں فاضل مقالہ نگار نے مسیحی تشخص کے فروغ کے لیے حسبِ ذیل تجاویز پیش کی ہیں۔]

۱۔ میڈیا کا استعمال بہت مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح غیر نصابی تعلیم، کیسٹس، میلے، رسائل اور اخبارات بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

۲۔ زیادہ سے زیادہ ایسی تنظیموں کو وجود میں لانا جہاں مسلم اور مسیحی باہم مل کر انسانیت کی ترقی کے لیے کام کریں۔

۳۔ مختلف مسیحی تنظیموں اور مزدور یونینوں کا آپس میں متحد ہونا ضروری ہے۔

۴۔ چوں کہ بہت سے تعلیمی ادارے قومی تحویل میں لے لیے گئے ہیں۔ اس لیے نئے اسکول کھولنے کی ضرورت ہے اور مسیحی تعلیم پر زور دینے کی اشد ضرورت ہے۔" (پندرہ روزہ کاتھولک نقیب، لاہور۔ ۱۶ تا ۳۱ جنوری ۱۹۹۲ء)

غیر ملکی مشنریوں نے لاہور میں کروڑوں کی مسیحی املاک فروخت کر دیں

پاکستان نیشنل کرسچن لیگ کے صدر جیمز صوبے خان نے لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ دائر کی جس میں "انھوں نے کہا کہ ۱۰ فروری ۱۹۹۲ء کو مسیحی تنظیم کے سربراہ کی حیثیت سے [انھوں نے] ڈپٹی کمشنر لاہور کو ایک درخواست میں نشان دہی کی تھی کہ حکومتِ پنجاب کی پابندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر ملکی مسیحی مشنریوں نے لاہور میں مختلف مقامات پر واقع کروڑوں روپے کی مسیحی جائداد اور املاک فروخت کر دی ہیں، ایسا کرنے والوں کا محاسبہ کیا جائے اور ان افراد سے یہ املاک یا ان کی قیمت وصول کی جائے، مگر ڈپٹی کمشنر نے مؤثر کارروائی کرنے کی بجائے درخواست پر لکھ دیا کہ درخواست دہندہ کسی سول عدالت سے رجوع کرے۔"

جیمز صوبے خان نے اپنی رِٹ میں لاہور ہائی کورٹ سے درخواست کی ہے کہ "ڈپٹی کمشنر اپنے منصب کے اعتبار سے درخواست دہندہ کی درخواست کا نوٹس لینے اور اس پر کارروائی کرنے کا پابند ہے، اسے اپنا قانونی فرض ادا کرنے کا حکم دیا جائے۔"